احادیث سے صحابہ کرام کا استدلال و امتثال

(از مولانا عبدالروف صاحب رحمانی جھنڈانگری)

(آخری قسط)

حضرت عائشہؓ جس طرح اپنے علم وفضل پر تمام امہات المومنین میں ممتاز تھیں اسی طرح عملی زندگی اتباع سنن امتثال احادیث میں بھی سب پر فوقیت رکھتی تھیں ایسے چند واقعات ملاحظہ فرمایئے

(۱) حضرت عائشہؓ اکثر قرض لیا کرتیں اور پھر دیا کرتیں۔ کسی نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کو قرض لینے کی کیا ضرورت ہے یعنی آپ کے حالات ایسے نہیں ہیں کہ آپ قرض لینے پر مجبور ہوں۔ جواب دیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص قرض لے کر پھر اس کے ادا کرنے کی نیت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی نصرت و اعانت کی جاتی ہے۔ فَاَنَا اَلْتَمِسُ ذٰلِكَ الْعَوْنَ (مسند احمد جلد ششم ص۷۲)

کہ میں قرض لے کر ادا کرنے کی قطعی عزم اور نیت رکھتی اور بموجب حدیث نبوی عون الٰہی کی طالب رہنا چاہتی ہوں اس روایت سے حضرت عائشہ کا فرمان رسول پر کامل یقین رکھنا اور حدیث نبوی کا اتباع و امتثال کرنا صاف ظاہر ہے۔

(۲) حضرت عائشہؓ نے ایک موقع پر عرض کیا کہ اے رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بھی آپ کے ساتھ جہاد میں شرکت کرنا چاہتی ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَكِ اَحْسَنُ الْجِهَادِ وَاَجْمَلُهُ الْحَجُّ یعنی تمہارے لئے بہترین جہاد ادا ء حج ہے (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس فرمان نبوی کے بعد میں ہونے کبھی حج کرنا بند نہیں کیا اس وقت سے اب تک برابر حج کئے جا رہی ہوں ان کے الفاظ یہ ہیں۔ فلا ادع الحج بعد ان سمعت ھذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسند احمد جلد ششم ص۷۹) اس واقعہ سے حضرت عائشہ کا جذبہ امتثال و اتباع حدیث صاف ظاہر ہے۔

آج عورتوں کو خواہ مخواہ وزارت و سفارت وغیرہ قومی خدمات اور عہدوں پر خواہ مخواہ کھینچ کرے جانا بجز یورپ زدگی کے اور کچھ نہیں ہے شرعاً سند جواز عورتوں کے حکومت تولیت

وزارت وغیرہ کی بابت نہیں مل سکتا۔

(۳) حضرت عائشہ کے گھر بھی بہت سے چھوٹے چھوٹے نیزے اور بھالے رکھے ہوئے تھے تو کسی نے آپ سے پوچھا یہ کیا ہیں؟ فرمایا یہ گرگٹ کے قتل کرنے کے سامان ہیں کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جب حضرت ابراہیم کے لئے نمرود نے آگ بھڑکایا تھا۔ تو دنیا کا ہر جانور اس کے بجھانے میں مصروف تھا مگر یہ گرگٹیں اس آگ کو پھونک پھونک کے جلا رہی تھیں۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قتل کا حکم دیا ہے تو میں بھی ان کے قتل کے درپے رہتی ہوں (مسند احمد جلد ششم صفحہ ۸۳)

اس روایت میں امتثال حدیث واستدلال بالحدیث صاف ظاہر ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ان کے اس فعل کا باعث اور محرک حدیث ہی تھا۔

(۴) حضرت عائشہؓ عرفہ کے دن روزہ سے تھیں موسم سخت گرمیوں کا تھا شدت گرما تپش سے اپنے چہرہ وغیرہ پر بھگویا ہوا کپڑا ڈال کر ٹھنڈک حاصل کر رہی تھیں خادمہ عورتیں بار بار پانی سے کپڑا تر کرکے لاتیں اور آپ کے جسم و چہرہ پر ڈالا کرتیں اسی حال میں حضرت عائشہ رضؓ کے بھائی عبدالرحمان بن ابی بکرؓ تشریف لے آئے اور اس تکلیف اور مشقت کو دیکھ کر کہنے لگے اتنی صعوبت و شدت اٹھانے کی ضرورت کیا ہے نفلی روزہ ہے توڑ دیجئے۔ جواب دیا۔ اُافطر وقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الصوم یوم عرفۃ یکفر العام الذی قبلہ (مسند احمد جلد ششم صفحہ ۱۲۸) کیا میں یہ روزہ توڑ سکتی ہوں جب کہ میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کی یہ فضیلت سن رکھی ہے کہ عرفہ کا ایک روزہ ایک سال گذشتہ کے سیئات کے لئے کفارہ ہے۔[۵]

---

[۵]: حدیث صحیح میں صوم عرفہ کی فضیلت ہر دو سال کے کفارہ کا بیان موجود ہے مگر مسند احمد میں بروایت ام المومنین اس طرح ہے۔ ورنہ دو سال کے کفارہ کی حدیث صحیح علیحدہ موجود ہے بہرحال اس حدیث سے حضرت عائشہ کا امتثال حدیث واتباع سنن صاف ظاہر ہے جب ان حضرات کے نزدیک حدیث رسول کی یہ قدر و قیمت تھی تو خدا نے ان کو دارین میں سرفراز بھی فرمایا آج گرمی کے موسم میں بابو لوگوں سے آرام کی کرسیوں پر روزہ رکھنا مشکل ہے نوافل، عاشورا، عرفہ، ایام بیض کے روزے اور وہ بھی گرمیوں کے دنوں میں یہ اہتمام اور یہ تحمل آج بالعموم باقی نہیں ہے۔

(۵) حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ کی بیویوں میں سے ہر ایک نے اپنے لئے ایک ایک کنیت اختیار کر لی ہے صرف میں بے اولاد ہونے کے سبب اب تک کوئی کنیت اپنے لئے مقرر نہ کر سکی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری کنیت آج سے ام عبد اللہ ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں اس وقت سے میں اپنی کنیت ام عبد اللہ رکھتی ہوں اور اسی کو محبوب سمجھتی ہوں (مسند احمد جلد ششم صـ ۱۵۱) اس واقعہ سے بھی اتباع حدیث وجذبہ امتثال صاف ظاہر ہے۔

(۶) حضرت عائشہ کی خدمت میں کسی نے کچھ نقد رقم اور کچھ کپڑا بطور تحفہ ارسال کیا حضرت عائشہ نے لانے والے قاصد سے فرمایا کہ صاحبزادے میں اسے قبول نہیں کر سکتی جب قاصد بادل نخواستہ ہدیہ جات کو لے کر واپس جانے لگا تو اپنے بعض خدام سے فرمایا کہ قاصد کو واپس بلاؤ جب وہ پلٹ کر آیا تو فرمایا مجھے ابھی ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث یاد آگئی ہے کہ اگر کوئی شخص بلا سوال وبلا طلب کوئی ہدیہ دے تو تم اس کو قبول کر لو۔ فانما ھو رزق عرضہ اللہ لك کیونکہ اللہ تعالیٰ تم کو کسی کے ذریعہ وجہ رزق عطا کر رہے ہیں۔ اس لئے اس کی پیش کردہ ہدیہ کو میں قبول کر رہی ہوں (مسند احمد ششم صـ ۲۵۹) اس واقعہ سے حضرت عائشہ کا امتثال حدیث واتباع سنن کا جذبہ صاف ظاہر ہے کیونکہ طبعاً تو وہ اس ہدیہ کے قبول کرنے پر راضی نہ تھیں چنانچہ قاصد کے ہاتھ ہدیہ کو واپس بھی فرما دیا لیکن حدیث رسول یاد آتے ہی معاملہ کا رخ پلٹ گیا خود قاصد کو بلا کر ہدیہ کو قبول فرمالیتی ہیں اگر اتباع حدیث منظور خاطر نہ ہوتا تو ردشدہ تحائف کے واپسی کا ہرگز خیال بھی نہ فرماتیں لاکھ لاکھ کا ہے گا ہے اسی اسی ہزار اور جواہرات سونے وچاندی کے دیگر ذخیرے سکے وغیرہ حضرت عائشہ کی خدمت میں آتے حضرت معاویہ حضرت عبد اللہ بن زبیر ودیگر اشخاص کے تحائف اطراف عرب سے بکثرت حضرت عائشہ کے خدمت میں پہنچتے تھے اور وہیں کے وہیں اہل حاجت غرباء ومساکین میں تقسیم کر دیتیں صرف ایک درم شام کے افطاری تک کے لئے رکھتیں الادب المفرد، کنز العمال، مسند احمد تذکرۃ الحفاظ، صفوۃ الصفوۃ، مراۃ الجنان وغیرہ میں ایسے تمام واقعات دفتر کے دفتر موجود ہیں پس یہ ہدیہ کی واپسی اور پھر اس کا قبول محض اتباع حدیث کے پیش نظر تھا کسی ذاتی طمع اور حرص کا اس ذات پاک اور قدسی صفات کے لئے ذرہ برابر سبہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔

(۷) ایک بار حضرت عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ کی خدمت میں ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ بھیجا اور قاصد سے کہا کہ ام المؤمنین سے عرض کرنا کہ اسے اپنی ذاتی ضروریات پر صرف کریں گی حضرت عائشہ نے ہدیہ کو قبول فرمایا اور ایک بڑی سینی منگوا کر سب رقم اس میں رکھ لی اور شام ہونے تک سب روپیہ اہل حاجت میں تقسیم کر دیا جب شام کو روزہ افطار کرنے کا وقت آیا تو خادمہ نے خشک روٹی اور زیتون کا سرکہ پیش کیا اسی دن ام ذرہ نامی ایک عورت افطاری میں شریک تھیں کہنے لگیں کہ سب رقم آپ ہی کے لئے آئی تھی کیا حرج ہوتا کہ اگر آپ افطاری کے لئے ایک درم کا گوشت منگوا لیتیں فرمایا پہلے سے آپ نے کہا بھی نہیں اور مجھے کچھ اس کا خیال بھی نہیں رہا (صفۃ الصفوۃ جلد دوم ص۱۴ و تذکرۃ الحفاظ[1]) یہ تقسیم و انفاق فی سبیل الخیر ہی دراصل اتباع حدیث کی ایک عملی شکل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے فرشتے دعا کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا الٰہی خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطا کر اور حدیث قدسی اَنْفِقْ یُنْفَقْ عَلَیْکَ (تو خرچ کر تجھے خرچ کے لئے پھر دیا جاتا رہے گا) حضرت عائشہ کے واقعات انفاق بہت زائد ہیں اور وہ سب اتباع حدیث و امتثال سنن کی عملی شکلیں ہیں۔

(۸) ایک بار حضرت عائشہ نے اپنے مکان میں ایک سانپ دیکھا اور اسے قتل کر دیا رات کو جب سونے تشریف لے گئیں تو خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تم نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا ہے حضرت عائشہ نے فرمایا لو کان مسلما ما دخل علی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں پر نہ داخل ہوتا جواب دیا گیا کہ جب وہ داخل ہوا تھا تو آپ پر آپ کے تمام ضروری لباس ستر و پردہ کے موجود تھے بے حجابی کی بات نہ تھی گھبرا کر جب خواب سے بیدار ہوئیں تو بارہ ہزار درم اس کے کفارہ کے طور پر خیرات میں تقسیم کر دیا (تذکرۃ الحفاظ جلد اول ص۲۵)

اس واقعہ سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا امتثال حدیث صاف ظاہر ہے۔ کیونکہ حدیث صحیح بخاری میں ہے کہ مومن کا خواب سچا ہوتا ہے اور نبوت کے جزؤں میں سے ایک جز ہے تو حضرت عائشہ نے حدیث نبوی کے مطابق اپنے خواب کو سچا سمجھا اور پھر اس کے کفارہ و تلافی مافات پر

[1] : تذکرۃ الحفاظ میں عبداللہ بن زبیر کا نام ایک لاکھ اسی ہزار بھیجنے کی حیثیت سے نہیں لیا گیا ہے لیکن صفۃ الصفوۃ دراۃ المنازم میں اس رقم کی نسبت حضرت عبداللہ بن زبیر کی طرف صریح طور پر موجود ہے۔

عمل فرمایا اور یہ خود بھی دوسری حدیث اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحھا کے ماتحت ہے یعنی حکم ہے کہ بدی کے پیچھے کوئی نیکی اسی درجہ کی کرو تو اس برائی کو زائل کر دے گی بہر حال حضرت عائشہ کے اتباع سنن و امتثال حدیث اس واقعہ سے بھی اظہر من الشمس ہے۔ ورنہ بارہ ہزار روپیہ کیوں تقسیم کرتیں

(۹) حضرت عائشہ کے پاس نومولود بچے بغرض تبرک و حصول دعا لائے جاتے تھے ایک دن ایک عورت اپنے بچہ کو ایک گدیلا میں لپیٹ کر لائی اور اس میں چھرے کے قسم کا ایک لوہا بھی رکھا ہوا تھا حضرت عائشہ کی نظر اس پر پڑ گئی پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا لوہا پوچھا اس سے کیا مقصد ہے عورت نے کہا ہم جنوں کے آسیب سے بچاؤ کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے اس چھرا کو لے کر پھینک دیا اور آئندہ کے لئے ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کے نحوست کے خیالات کو ناپسند فرماتے تھے (الادب المفرد للبخاری ص ۱۴۲)

اس واقعہ سے حضرت عائشہ کا جذبہ تبلیغ اور امر منکر کے لئے تغیر بالید دونوں حدیث پر عمل کا حال ظاہر ہے۔

(۱۰) حضرت عائشہ کے پاس ایک بار اطلاع پہنچی کہ آپ کے فلاں مکان میں جو لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں وہ نردشیر یعنی شطرنج کھیل رہے ہیں حضرت عائشہ نے ان کو فوراً حکم بھیج دیا کہ تم لوگ شطرنج توڑ تاڑ کر پھینک دو ورنہ تم لوگوں کو اس اپنے مکان سے نکال دوں گی (الادب المفرد ص ۱۸۶)

اس واقعہ سے بھی امتثال حدیث کا حال صاف ظاہر ہے کہ وہ منکرات شرعیہ کے مٹانے کے تمام طریقوں پر عامل ہو گئیں اول دل سے اس شطرنج بازی کو برا جانا پھر زبان سے سخت پھٹکار فرمائی پھر تغیر بالید پر آمادہ ہو گئیں کہ اگر شطرنج نہ توڑ دیا گیا تو میں آخری علاج کے طور پر اخراج کرا دوں گی۔

بہر حال حضرت عائشہ اتباع حدیث و امتثال سنن میں اپنی نظیر آپ تھیں حقیقت یہ ہے کہ جس کسی صحابی یا صحابیہ پر نظر ڈالو ان کے واقعات بتلاتے ہیں کہ ہم بھی سنن نبویہ کے شیدا ہیں ہم سے سنن و احادیث کے اتباع و امتثال کو سیکھو۔ غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہزار صد ہزار صحابہ کرام کے جھرمٹ میں ایک محبوب رہنما تھے ہر ایک محب اپنے محبوب کے نقل اتارتے

ان کے نمونہ پر چلنے ان کی احادیث پر عمل کرنے کے جذبہ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔ بس جس کسی صحابی کے واقعہ کو دیکھو

کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است کا مصداق ہو جاتا ہے، رضی اللہ عنہم ورضوعنہ وھذا اٰخر ما اردنا فی ھذہ المقالۃ البدیعۃ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

بقیہ ص۱۱۰

سمجھوتہ اور سازگار حالات بیدار کرنا مناسب سمجھا بعض اپنی روش پر قائم رہے بعض دوسری سیاسی جماعتوں میں چلے گئے بعض خاموش ہو گئے بعض نے تعلیم کا رخ کیا بعض تصنیف وتالیف میں مشغول ہو گئے۔ حالات کا ناگزیر نتیجہ تھا اسے جماعتی فیصلہ نہیں کہنا چاہیئے البتہ احرار کا لیگ میں ادغام یہ ہمارے لئے آج بھی معمہ ہے مگر ہم مجبور ہیں اور شعور پر اس کے ناگزیر اثرات کو سمجھتے ہیں اسے احراری رفقاء کو کبھی بدنام نہیں کیا مولانا حبیب الرحمان کی نجی چٹھی اور نوائے پاکستان میں ان اغالیط کی اشاعت ہم اسے جماعتی خدمت سمجھنے سے قاصر ہیں*

بقیہ ص۱۲۷

ارشاد نبوی ادرؤ الحدود بالشبہات کے تحت عام درگذر ہی سے کام لینا مناسب تھا،

(۳) اگر کسی کے بارے متعین طور پر یہ معلوم ہو جاتا کہ اس نے بغیر کسی شدید ضرورت کے چوری کی ہے تو اس کا ہاتھ قطعی کاٹ دیا جاتا

(۴) سزا کا التواء صرف زمانہ قحط تک تھا، اس کے بعد پھر اس پر اسی طرح عمل درآمد کیا گیا جس طرح اس سے پہلے ہوتا تھا۔

کیا ان تفصیلات کے بعد بھی یہ کہنے کی گنجائش رہ جاتی ہے کہ حضرت فاروق کا یہ فیصلہ کتاب وسنت کے خلاف تھا۔

مکمل ہوگئی

الحمد اللہ ثم الحمد اللہ صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی پوری چھپ کر آگئی ہے ۶ جلدوں میں کامل قیمت فی جلد ۸ روپے محصولڈاک فی جلد ع۱۲ ابن ماجہ شریف اردو بھی کامل چھپ کر آگئی ہے قیمت ۱۲ روپے محصولڈاک عہ اس پتہ سے طلب فرمالیجئے۔

مکتبہ شعیب برنس روڈ — کراچی ع۱